

سے خراج لے سکتا ہوں۔

۳۔ شرح : بستر چنبیلی کے پھولوں کا تختہ بن گیا ہے اور تکیے کے بلے میں یہ کر سکتے ہیں کہ نسرین و نسترین کے پھول چُن چُن کر اکٹھے کر لے گئے اور ایک گلدستہ بنا دیا گیا۔

۴۔ لغات : پُروین و پُرن : ستاروں کے دو بھر مٹ۔  
شرح : حُن کی جلا سے میرے سونے کا کمرہ سارے کا سارا روشن ہو گیا۔ بستر پروین بن گیا اور تکیے نے پُرن کی شکل اختیار کر لی۔

واضح رہے کہ ان چاروں شعروں میں شب وصال کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔

۵۔ شرح : بھلا سوچے کہ جب ہمارا شوخ دسمن محبوب درمیان تکیہ رکھ لیتا ہے تو ہم خوابی کا کیا لطف آئے؟

۶۔ شرح : اگرچہ پھول جیسے بدن والے محبوب کا ارادہ یہی تھا کہ تکیہ اٹھا کر ایک طرف رکھ دے، مگر خدا کا شکر ہے کہ نزاکت کے باعث وہ اُسے اٹھا نہ سکا۔

۷۔ لغات : نل اور دمن : ہندوستان کے مشہور عاشق و معشوق۔

نل راجا تھا، دمن اس کی محبوبہ بھتی۔ ان کی داستان عشق فیضی نے اپنی مشہور ترین مثنوی نل دمن میں بیان کی ہے۔

شرح : اگر دمن نل کے زانو پر تکیہ رکھے اور سہارا لینا چاہے تو وہ چادر کو کاٹ کر اچانک غائب ہو جائے۔

۸۔ اس شعر میں ”تکیہ“ کے معنی ”سہارا“ ہیں۔

شرح : چونکہ فرہاد کا سہارا تیشے کی ضرب پر تھا۔ اس لیے وہ تیشے ہی کی ضرب سے ہلاک ہو گیا۔

مطلب یہ کہ فرہاد نے تیشے کے بل پر کوہ بے ستوں کا ٹھنڈے کا ارادہ کیا اور

اسے کاٹ کر بھی رکھ دیا، لیکن اللہ پر سہارا نہ رکھا۔ اپنی قوت سے تیشے کی ضرب

لگانے ہی کو حصول مقصد کا ذریعہ سمجھتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آخر خود سے رہ نہ تیشا، کہ مر گیا۔